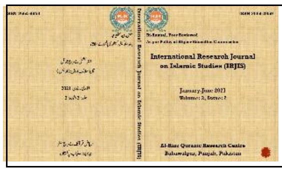

International Research Journal on Islamic Studies (IRJIS)
ISSN 2664-4959 (Print)
Journal Home Page: https://www.islamicjournals.com
E-Mail: tirjis@gmail.com / info@islamicjournals.com
Published by: "Al-Riaz Quranic Research Centre" Bahawalpur

علامہ وہبہ الزحیلی کا اسلوبِ تفسیر "التفسیر المنیر" کی روشنی میں۔ایک تجزیاتی مطالعہ

An Analytical Study of Tafsiri Patterns of Sheikh Wahba al-Zuhieli in the Light of al-Tafsir-ul-Munir

1. **Hafiz Muhammad Siddique,**
   Ph.D Scholar,
   Associate Lecturer, Department of Islamic Studies,
   The Islamia University of Bahawalpur, Punjab, Pakistan
   Email: siddiquesv@gmail.com
2. **Dr. Abdul Ghaffar,**
   Associate Professor,
   Department of Islamic Studies,
   The Islamia University of Bahawalpur, Punjab, Pakistan
   Email: abdul.ghaffar@iub.edu.pk

To cite this article: Siddique, Hafiz Muhammad; Dr. Abdul Ghaffar, "An Analytical Study of Tafsiri Patterns of Sheikh Wahba al-Zuhieli in the Light of al-Tafsir-ul-Munir" International Research Journal on Islamic Studies Vol. No. 3, Issue No. 1 (January 1, 2021) Pages (72–81)

Journal	International Research Journal on Islamic Studies Vol. No. 3 || January - June 2021 || P. 72-81
Publisher	Al-Riaz Quranic Research Centre, Bahawalpur
URL:	https://www.islamicjournals.com/2-2-5/
Journal Homepage	www.islamicjournals.com
Published Online:	01 January 2021
License:	© Copyright Islamic Journals 2021 - All Rights Reserved. This work is licensed under an Attribution-ShareAlike 4.0 International (CC BY-SA 4.0)

Abstract

Holy Quran is the primary source of Islamic Law. It has a wide horizon of meanings and multiple branches of knowledge. Al-Tafsir-ul-Munir is one of the famous modern interpretations of the Holy Quran in the Arabic language. It is written by Sheikh Wahba Mustafa Al-Zuhieli, who is one of the great Islamic Shariah scholars. He was born in 1932 and died on 8th August 2015. He was awarded the doctorate after his thesis work on comparative laws. Therefore, he could produce several worthy books in the field of Islamic Shariah. Al-Tafsir-ul-Munir, in 17 volumes, deals with the interpretation of the Holy Quran in the doctrine, law, and methodology. The writer becomes unique by his best efforts in dividing the Quranic verses into objective units with illustrated titles, highlighting what is included in each chapter as a whole, dealing with clarification of linguistics, composing the reasons for the verses, presenting the stories of the prophets and major events of Islam from authentic sources. The book is not merry traditional Tafsir of the Holy Quran but a great interpretation that also deals with modern-day social, political, and economic issues from the perspectives of the Holy Quran.

Keywords: Holy Quran, Tafsir, Al-Tafsir-ul-Munir, Al-Zuhieli, Modern Tafsir

یہ بات نہایت موثق فی العقول اور مسلم الثبوت ہے کہ قرآن مجید اپنی ذات میں ایک ایسا معجزہ ہے کہ الفاظ و معانی میں ہمہ جہات سے شانِ اعجاز کا حامل ہے۔کائنات میں موجود جمیع خلائق اس کے سامنے یوں دبے لچے ہیں کہ قرآن عظیم کے الفاظ کی تراکیب، اجزائے کلام کی ترتیب، اور انداز بیان کی فصاحت و بلاغت کے لحاظ سے اس کی مثل و نظیر لانے کے لیے ان کے منہ میں زبان ہی نہیں، یا زبان تو ہے پر بیان نہیں کا مصداق ہیں۔ نیز وہ مضامین میں ہمہ گیر، علم و معرفت میں بحرِ بے کنار، جامع احکامات اور ہدایت کے کمالات سے مرصع قرآن حکیم کا مقابلہ بھی نہیں کر سکتے۔قرآن مجید کی گہرائیوں سے علمی جواہر کی تلاش، اصلاح عقائد و نظریات، تہذیب اخلاق و معاشرہ، تدبیر منزل و مدن کے اصول و قوانین، اور نیز اس کلام دلپذیر کی چاشنی سے روشناس ہونے کے لیے متعدد مفسرین نے تفسیر کے میدان میں ہمت آزمائی فرمائی، مگر کوئی یہ دعوی نہ کر سکا، کہ اب مزید تفسیر و وضاحت کی گنجائش نہیں رہی۔علامہ وہبہ الزحیلی (م1436ھ/2015ء) کی التفسیر المنیر بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ مقالہ ہذا کو تفسیر مذکور کے اسلوب کے تجزیہ کے لیے حسب ذیل اجزائے ترکیبی میں قلم بند کیا گیا ہے:

- علامہ وہبہ الزحیلی کا تعارف
- التفسیر المنیر کا تعارف
- التفسیر المنیر میں علامہ وہبہ الزحیلی کا اسلوبِ تفسیر
- حاصلات بحث
- مصادر و مراجع

1. تعارف: وھبہ الزحیلی

شیخ وھبہ مصطفیٰ الزحیلی کا شمار عالم اسلام کی بلند پایہ فقہی و علمی شخصیات میں ہوتا ہے۔ ان کی کتاب الفقہ الاسلامی و ادلتہ کو قبولیت عامہ حاصل ہے۔1932 میں شام کے شہر دیر عطیہ[1] میں پیدا ہوئے۔ شیخ وہبہ زُحیلی نے ابتدائی تعلیم کے بعد جامعہ دمشق میں داخلہ لیا اور چھ برس شریعت کا نصاب پڑھا۔ 1959ء میں جامعہ قاہرہ سے قانون میں ایم اے کیا۔ جامعہ ازہر میں تعلیم کے دوران ہی عصری قانون کی تفہیم کے لیے جامعہ عین الشمس قاہرہ میں داخلہ لیا۔ 1963ء میں آپ نے قانون میں پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔آپ نے 1972 تا 1974ء لیبیا کی جامعہ بن غازی میں اور 1975ء میں مادر علمی جامعہ دمشق میں معلّمی کے فرائض سرانجام دیے۔ 1984ء سے 1989ء تک جامعہ متحدہ عرب امارات کے شعبہ شریعت و قانون، جامعہ خرطوم سوڈان اور جامعہ ریاض میں معلم مقرر رہے۔آپ فقہی طور پر شافعی المسلک تھے مگر مزاج مجتہدانہ تھا۔آپ کی مطبوعہ و غیر مطبوعہ کتب کی تعداد ایک سو کے قریب ہے۔ ان میں الفقہ الإسلامی وأدلتہ گیارہ جلدیں، الفقہ الإسلامی فی أسلوبہ الجدید آٹھ جلدیں، موسوعۃ الفقہ الإسلامی و القضایا المعاصرۃ چودہ جلدیں اور التفسیر المنیر سولہ جلدیں، نہایت اہمیت کی حامل ہیں۔ آپ نے دمشق میں ہفتہ کے دن 8 اگست 2015 کو شام کے وقت 83 سال کی عمر میں انتقال فرمایا۔[2] آپ کے جنازہ میں جلیل القدر علماء اور عوام کے جم غفیر نے شرکت کی۔

2. تعارف: التفسیر المنیر

علامہ وہبہ الزحیلی کی تفسیر بیسویں صدی کے اواخر میں لکھی جانے والی معاصر تفاسیر میں نہایت اہم ہے۔ یہ کتاب عصری فصیح عربی میں ہے۔ پہلی بار یہ کتاب 1411ھ بمطابق 1991ء میں دار الفکر المعاصر بیروت لبنان سے سولہ جلدوں میں طبع ہوئی۔ پھر دوسری

1 Atiyah Deir is one of the Syrian cities, located 88 kilometers south of the capital Damascus. It is located between Mount Kalamoon and eastern Lebanon mountain range. It has been a city that has attracted the attention of scholars for a long time. Syria's first university, Al-Kalamoon University, is also located in this city.

2 http://www.aljazeera.net/encyclopedia/icons/2015/8/9/ الفقیہ-وھبة-الزحیلی-فی-ذمة-الله

بار دار الفکر دمشق سے 2003ء میں طبع ہوئی۔ پھر کئی بار دار الفکر دمشق نے اسے طبع کیا۔ دسویں بار دار الفکر دمشق نے اس کتاب کو 1430ھ بمطابق 2009ء میں طبع کیا۔ ہر جلد کے ٹائٹل صفحہ پر قرآنی آیت ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ﴾[3] کے نیچے کتاب کا پورا نام التفسیر المنیر فی العقیدۃ والشریعۃ والمنہج تحریر ہے۔

علامہ وہبہ الزحیلی نے ہر جلد میں قرآن کے دو اجزاء یعنی پاروں کی تفسیر فرمائی ہے، مگر یہ ترتیب تقریبی ہے، کیونکہ چھٹی، نویں، دسویں، تیرھویں اور چودھویں جلد میں یہ ترتیب باقی نہیں رہی۔ چھٹی جلد میں الجزء الحادی عشر (گیارھواں پارہ) کا عنوان قائم کیا ہے، اور سورۃ یونس کے اختتام پر لکھ دیا ہے کہ: تم الجزء الحادی عشر ولله الحمد۔[4] جبکہ سورۃ ھود کی ابتدائی پانچ آیات بھی گیارہویں پارہ کا حصہ ہیں مگر انہیں الجزء الثانی عشر (بارھواں پارہ) کے ابتداء میں درج کیا گیا ہے۔ قرآن کے اجزاء (پاروں) کی ترتیب کے مطابق بارھواں پارہ سورۃ ھود کی چھٹی آیت کی تفسیر سے شروع ہونا چاہیے، لیکن التفسیر المنیر میں بارھواں پارہ سورۃ ھود کی پہلی آیت کی تفسیر سے شروع ہوتا ہے۔[5] اسی طرح کا معاملہ جلد تیرہ اور چودہ میں بھی ہوا ہے۔ اور ایسا کرنے کی دو وجوہات سمجھ میں آتی ہیں:

i. علامہ زحیلی نے مقدمہ میں آیات کو انفرادی موضوعات اور عنوانات کے تحت بیان کرنے کا ذکر فرمایا ہے۔[6] اس لیے مذکورہ اجزاء کے موضوعات کی مناسبت سے ایک جزء کا کچھ حصہ اس سے اگلے جزء میں بیان کر دیا گیا ہے۔

ii. دوسرے وجہ یہ سمجھ میں آتی ہے کہ مذکورہ تبدل اس لیے کیا گیا کہ کسی جزء کی انتہاء کے قریب کسی سورۃ کی ابتداء ہوئی تو اسے اگلے جزء کے شروع میں بیان کیا گیا ہے، اور یہ وجہ مذکورہ صورتوں پر معمولی غور سے ہی سمجھ آجاتی ہے۔

3. علامہ زحیلی کا تفسیری منہج واسلوب

علامہ زحیلی نے اپنی کتاب تفسیر منیر میں مقدمہ اور فہارس کا اہتمام فرمایا ہے، جو اس تفسیر کی افادیت کو چار چاند لگاتے ہیں۔ قدیم طبعات میں عام فہرستیں اور حدیثی فہرستیں سولہویں جلد میں تھیں، اور ہر طبع میں ان میں اضافہ ہوتا رہا اور اب اسے دو حصوں میں کر دیا گیا ہے اور یوں اس طبع میں کل جلدوں کی تعداد سترہ ہو گئی ہے۔ فہارس کے نمایاں خدوخال یہ ہیں:

i) ایک التفسیر المنیر میں آنے والی احادیث کی فہرست ہے، جو اطراف حدیث کے اعتبار سے الفبائی (حروف تہجی) ترتیب پر تیار کی گئی ہے۔ احادیث کے سامنے التفسیر المنیر کا متعلقہ صفحہ اور جلد نمبر بھی درج کیا گیا ہے۔ فہرس الاحادیث کی پہلی حدیث: آکل الربوا یبعث یوم القیمۃ مجنونا ہے۔[7] اور آخری حدیث: یؤم القوم اقرأھم للقرآن ہے۔[8] یہ فہرست 121 صفحات پر مشتمل ہے اور اس میں تقریباً 3480 احادیث کے اطراف اور تفسیر منیر کے حوالہ جات درج ہیں۔

ii) دوسری فہرست موضوعاتی فہرست ہے، جس میں وہ تمام اصطلاحات جمع کی گئیں ہیں جو اشخاص، اماکن وغیرہ جملہ تحقیقی فہرستی امور سے متعلق ہیں۔ اور یہ فہرست بھی الفبائی (حروف تہجی) ترتیب کے مطابق ہے۔ ہر ایک موضوعاتی اصطلاح کے سامنے کتاب کا متعلقہ صفحہ نمبر اور جلد نمبر بھی درج کیا گیا ہے۔ موضوعاتی فہرست میں پہلا لفظ الآباء ہے، اور تفسیر کا متعلقہ حوالہ 179/7، 398/12 اور 432/14 ہے۔ اور حرف الراء کے اختتام پر سولھویں جلد مکمل ہوتی ہے۔ سترھویں جلد کا آخری موضوعاتی لفظ یوم القیمۃ ہے۔[9] اور آخری حوالہ 234/14 ہے۔

---

3 Qur'ān 8: 24
4 Al-Zuhielī, Wahba, al-Tafsīr-ul-Munīr, Dar-ul-Fikr, Damascus, 10th E.D., 1422 AH, V.6, P.308
5 Ibid, V. 6, P. 316
6 Ibid, preface, V. 1, P. 12
7 Ibid, V. 16, P. 7
8 Ibid, V. 16, P. 127
9 Ibid, V. 17, P. 656

التفسیر المنیر 11594 صفحات پر مشتمل ایک ضخیم تفسیری کتاب ہے، جو کہ نقل اور عقل کا حسین امتزاج اور اہم معاصر تفاسیر میں سے ایک ہے۔ تفسیر کے اسلوب کو سمجھنے کے لیے سورتوں کے مبادیات، آیات کی تفسیر و وضاحت اور مآخذ سے استفادہ کے حوالے سے اسلوب کا جائزہ لیا گیا ہے۔

4. سورتوں کے مبادیات کے اعتبار سے علامہ زحیلی کا تفسیری منہج

قرآنی سورتوں کی ابتداء وآغاز کے حوالے سے علامہ زحیلی کے اسلوب کو سمجھنے کے لیے یہ جان لینا ضروری ہے کہ آپؒ نے تفسیر کے مقدمہ میں منہجی کے عنوان سے حسب ذیل امور کا ذکر فرمایا ہے:

i) ایک واضح عنوان کے قرآنی آیات کا علیحدہ علیحدہ عنوان دیکر ایک موضوع متعین کرنا۔

ii) سورۃ کے مشمولات کو اجمالا بیان کرنا۔

iii) لغوی وضاحت بیان کرنا۔

iv) آیات کے صحیح ترین اسباب نزول کو بیان کرنا۔

v) انبیاء کے واقعات اور اسلام کے بڑے بڑے حوادثات جیسے بدر واحد وغیرہ کو سیرت کی مستند کتابوں سے بیان کرنا۔

vi) تفسیر اور وضاحت کرنا۔

vii) آیات سے مستنبط احکام کو بیان کرنا۔

viii) اکثر آیات کی بلاغت اور اعراب کو بیان کرنا، تاکہ شوق رکھنے والوں کے لیے مفہوم کی وضاحت آسان ہو جائے۔

ix) ایسی مشکل اصطلاحات بیان کرنے سے گریز کرنا کہ جن سے فہم تفسیر مشکل ہو جائے۔

4.1. سورتوں کا تعارف و مشمولات

تمام سورتوں کے شروع میں تعارف اور مشمولات و مضامین اختصار سے بیان فرماتے ہیں۔ سورۃ البقرہ کے تعارف کے حوالے سے تحریر فرماتے ہیں کہ یہ قرآن پاک کی طویل ترین سورۃ ہے۔ اس کی آیت 281﴿وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ تُوَفَّى كُلُّ نَفْسٍ مَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ﴾ کے سوا تمام آیات مدنی ہیں۔ اس کی 286 آیات ہیں۔ سورۃ البقرہ مدینہ میں سب سے پہلی نازل ہونے والی سورۃ ہے۔ جیسا کہ اسباب نزول القرآن میں ہے: "أَوَّلُ سُورَةٍ أُنْزِلَتْ بِالْمَدِينَةِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ۔"[10]

اس سورۃ کے مشمولات کچھ اس طرح بیان فرمائے ہیں:

- ابتداء میں اس بات کا ذکر ہے کہ دین اسلام دین ودنیا کی یکجائیت کا علمبردار ہے۔
- عقائد میں ایمان باللہ وبالغیب سب سے اہم ہے تو اسی سے ابتداء فرمائی گئی۔ ایمان کا ترجمان عمل صالح ہے اس لیے نماز کا ذکر ہوا، اور اجتماعی معاشرے کے لیے اجتماعی تکافل کے اصول کو ثابت کرنے کے لیے انفاق فی سبیل اللہ کا ذکر کیا گیا۔
- عقیدہ کے استحکام کے لیے اہل ایمان، کفار اور منافقین کی صفات کے تقابل اور ہر ایک کا انجام بھی بیان کر دیا گیا۔
- بعد ازیں تخلیق آدم اور سجود ملائک کے ذریعے اس کا تفصل، اس کے ساتھ جنت میں پیش آنے والا واقعہ اور زمین پر ھبوط کو ذکر کیا گیا۔ اس سورۃ میں آیت 47 سے 123 تک بنی اسرائیل کے جرائم کا ذکر فرمایا ہے۔

---

10 Al-Wahidī, Abu-al-Hasan Alī, Asbab-o-Nuzūl-il-Quran, Dar-ul-Kutub-il-Ilmia, Beirut, 1st E.D., 1411 AH, P. 23

- پھر سورۃ کا خطاب اہل کتاب سے امت محمد ﷺ کی طرف ہوتا ہے اور وہ امور بیان ہوتے ہیں جو قوم موسیٰ علیہ السلام اور قوم محمد ﷺ میں مشترک ہیں، پھر پاکیزہ اشیا سے استمتاع کی حلت اور ضرورت کے وقت محرمات کی اباحت کا ذکر اور پھر آیت لَّيْسَ الْبِرَّ۔[11]میں نیکی کے اصول اور محور و مرکز کی وضاحت فرمائی ہے۔
- بعدازاں عبادات و معاملات اور عائلی احکام بیان ہوئے، اور پھر عظمت خداوندی کے ضمن میں اہم واقعات بیان ہوئے، پھر انفاق فی سبیل اللہ کی ترغیب واحکام، سود کی ممانعت، دَین کی کتابت سے متعلق احکام بھی مذکور ہوئے۔ رجوع الی اللہ کی دعوت اور جامع دعاؤں پر سورۃ البقرہ اختتام پذیر ہوتی ہے۔[12]

4.2. سورتوں کی وجہ تسمیہ

آپ نے قرآنی سورتوں کے اسماء کی وجہ بالا ہتمام بیان کی ہے۔آپ لکھتے ہیں کہ البقرہ کا لغوی معنی گائے ہے اور اس سورۃ کو سورۃ البقرہ اس گائے کے واقعہ کی وجہ سے کہا جاتا ہے، جس کا آغاز آیت 67 سے ہوتا ہے۔[13] اسی طرح دیگر سورتوں کی وجہ تسمیہ بھی مذکور ہے۔

4.3. قرآنی سورتوں کے فضائل

قرآن مجید کی تلاوت سے لگاؤ اور شوق ابھارنے کے لیے سورتوں کے فضائل صحیح احادیث کی روشنی میں بیان کرتے ہیں:

[اقرؤوا سورة البقرة، فإن أخذها بركة، وتركها حسرة، ولا يستطيعها البطلة۔][14]

تم سورۃ البقرہ پڑھا کرو، کیونکہ اس کو لینا برکت ہے اور اس کو چھوڑنا افسوس کی بات ہے،اور باطل (جادو گر) لوگوں کو اس کے مقابلے کی طاقت نہیں ہے۔

اسی طرح دیگر سورتوں کے فضائل بھی مستند احادیث کی روشنی میں بیان فرمائے ہیں۔

5. قرآنی آیات کی روشنی میں علامہ زحیلی کا تفسیری منہج

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿الم (1) ذَٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ (2) الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ (3) وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنزِلَ مِن قَبْلِكَ وَبِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ (4) أُولَٰئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (5)۔﴾[15]

الم۔ یہ کتاب (قرآن مجید) اس میں کچھ شک نہیں (کہ کلام خدا ہے، خدا سے) ڈرنے والوں کی رہنما ہے۔ جو غیب پر ایمان لاتے اور آداب کے ساتھ نماز پڑھتے، اور جو کچھ ہم نے ان کو عطا فرمایا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ اور جو کتاب (اے محمد) تم پر نازل ہوئی اور جو کتابیں تم سے پہلے (پیغمبروں پر) نازل ہوئیں سب پر ایمان لاتے اور آخرت کا یقین رکھتے ہیں۔ یہی لوگ اپنے پروردگار (کی طرف) سے ہدایت پر ہیں اور یہی نجات پانے والے ہیں۔

---

11 Qur’ān 2: 177

12 Abu Zahra, Mohammad bin Ahmad, Zhrat-ul-Tafāsīr, Al Azhar's Islamic Research Academy, Egypt, 1st E.D., 1987, V. 1, P. 90

13 Al-Zuhielī, al-Tafsīr-ul-Munīr, V. 1, P. 75

14 Muslim bin Hajjaj, Al-Jami Al-Sahih, Dar Ihya-il-Turas-il-Arabic, Beirut, 1st E.D., 1991, Hadīth no. 804

15 Qur’ān 2: 1-5

5.1. قراءات کا بیان

فیہ: اس لفظ کو ابن کثیر کی قراءۃ میں فیہی بھی پڑھا گیا ہے۔ وبالاخرۃ: جمہور کے نزدیک اس کی قراءۃ لام ساکن اور ہمزہ قطعی کے ساتھ ہے۔ جبکہ قاری ورش نے حذف ہمزہ اور ہمزہ کی حرکت لام کو دے کر بھی پڑھا ہے۔[16]

5.2. نحوی ترکیب اور اعراب کا بیان

الم: یہ حروف ہیں اس لیے مبنی ہیں اور باقی جن سورتوں کے شروع میں بھی یہ حروف آئے ہیں مبنی ہیں۔ ذٰلِكَ: اسم اشارہ مبنی ہے اور محل رفع میں ہے یا تو مبتدا ہونے کی وجہ سے اور اس صورت میں اس کی خبر الکتاب ہے، یا پھر ذلک خبر ہے مبتدا مقدر کی، اور تقدیری عبارت یوں ہے: ھو ذلك الكتاب. لَا رَيْبَ فِيهِ: لا نفی جنس کا ہے اور رَيْبَ اس کا اسم منصوب ہے۔ فِيهِ کائن محذوف کے متعلق ہو کر لا نفی جنس کی خبر ہے۔ هُدًى یا تو ھو مبتدا مقدر کی خبر ہے اور مرفوع ہے، یا پھر منصوب ہے ذا، الکتاب اور فیہ کی ضمیر میں سے کسی ایک کا حال ہونے کی وجہ سے۔ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ: یا تو یہ المتقین کی صفت ہونے کی وجہ سے حالت جر میں ہے، یا مبتدا ہونے کی وجہ سے حالت رفع میں ہے اور تب اس کی خبر أُولَئِكَ عَلَى هُدًى۔۔۔ الآیہ ہے۔ أُولَئِكَ عَلَى هُدًى: محل رفع میں ہے مبتدا ہونے کی وجہ سے اور عَلَى هُدًى اس کی خبر ہے۔ یا پھر یہ خبر ہے جب الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ کو مبتدا تسلیم کیا جائے۔[17]

5.3. بلاغت کلام کا ذکر

ذٰلِكَ الْكِتَابُ: قریب کے لیے اسم اشارہ بعید کا استعمال الکتاب کے علو شان کو بیان کرنے کا بلیغ انداز ہے۔ هُدًى لِلْمُتَّقِينَ: یہ مجاز عقلی ہے، کیونکہ ہدایت کی نسبت قرآن کی طرف کی گئی ہے، جبکہ ہادی خود اللہ تعالیٰ ہے۔ أُولَئِكَ عَلَى هُدًى مِنْ رَبِّهِمْ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ: متقین کی شان مبلغیت کے لیے ہے۔ اور رَبِّهِمْ میں بلیغانہ طور پر ہدایت کے ربانی ہونے کو متعین کر دیا گیا ہے کہ بس انہی صفات کے حامل ہی اس شان کے حق دار ہیں۔[18] ان صفات جلیلہ وجمیلہ سے عاری سے اس شان پر فائز نہیں ہو سکتے۔

5.4. مفرد الفاظ کے لغوی مفاہیم ومعانی

الْكِتَابُ: اس سے مراد قرآن عظیم ہے۔ ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ: یعنی یہ ایسی کتاب ہے کہ جس کے اللہ کی طرف سے ہونے میں کوئی شک نہیں۔ هُدًى: بمعنی ہدایت و رہنمائی۔ لِلْمُتَّقِينَ: ایسے لوگ جو اپنے نفوس کو مضر امور سے بچاتے ہیں، جس کے پیش نظر وہ احکام الٰہیہ بجالاتے ہیں اور ممانعات سے خود کو بچاتے رہتے ہیں۔ يُؤْمِنُونَ: ایمان وہ تصدیق جازم ہے جو دلی یقین کے ساتھ ہو اور عمل اس کا ثبوت دیتا ہو۔ وبِالْغَيْبِ: جو امور انسان سے چھپے ہوئے ہیں جیسے حساب، جزاء، وغیرہ۔ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ: اقامۃ صلاۃ کا معنی صلاۃ کے تمام شرائط وارکان کی رعایت رکھنا ہے۔ يوقِنُونَ: یقین ایسا اعتقاد ہوتا ہے کہ جس میں شک کی گنجائش ہی نہیں[19] اور یہی علم کی حقیقت ہے۔

5.5. تفسیر ووضاحت

﴿الٓمٓ﴾ یہ حروف مقطعات ہیں اور انہیں الگ الگ پڑھا جائے گا اور اس کی دلیل حضور اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے: [من قرأ حرفاً من كتاب الله تعالى فله حسنة، والحسنة بعشر أمثالها، لا أقول: الم حرف، لكن ألف حرف، ولام حرف، وميم حرف۔][20]

---

16 Al-Zuhielī, al-Tafsīr-ul-Munīr, V. 1, P. 76

17 Ibid

18 Ibid, P. 77

19 Ibid

20 Al-Timazi, Abu Isa Mohammad bin Isa, Al-Sunan, Maktaba Mustafa Al-Bab Al-Halbi, Egypt, 2nd E.D., 1975, Hadīth no. 2910

جس کسی نے کتاب اللہ میں سے ایک حرف پڑھا تو اس کے لیے ایک نیکی ہے، اور وہ ایک نیک دس کے برابر ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ الم ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے، لام ایک الگ حرف ہے اور میم ایک الگ حرف ہے۔

علامہ زحیلی حروف مقطعات سے ابتدا کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں؛ اس سورۃ کی ابتدا حروف مقطعات سے کی گئی ہے تاکہ قرآن کے وصف اعجاز کی طرف اشارہ ہو۔ نیز اس بات کو قطعی طور پر ثابت کرنا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے جس کے مقابلے میں کوئی انسانی کلام نہیں آسکتا۔ اور اہل عرب کو عاجز کرنا مقصود ہے۔[21] کہ تم عربی کلام جن حروف ہجا سے بناتے ہو، یہ کلام بھی انہی حروف سے مرکب ہے، اسکے باوجود تم اس کے مثل ایک چھوٹی سی سورت بھی بنانے سے قاصر ہو، تو تم اس پورے کلام کا مثل کہاں لاسکتے ہو۔ جبکہ امام علاؤ الدین علی الخازن اپنی تفسیر خازن میں فرماتے ہیں کہ؛ سورتوں کے شروع میں حروف ہجاء اللہ تعالیٰ کے اسرار میں سے ہیں۔ نیز یہ یہ حروف متشابہات قرآن میں سے ہیں۔ ہم ان کے ظاہر پر ایمان رکھتے ہیں اور ان کا حقیقی علم صرف خدا کے پاس ہے۔ اور ان کے بیان کا فائدہ ان کے سر ورمز ہونے کے باوجود منزل من اللہ ہونے پر ایمان کا مطالبہ ہے۔[22]

﴿ذَٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ۔﴾ [23]

یہ کتاب (قرآن مجید) اس میں کچھ شک نہیں (کہ کلام خدا ہے، خدا سے) ڈرنے والوں کی رہنما ہے۔

اس آیت میں باری تعالیٰ نے قرآن پاک تین خصوصی صفات بیان فرمائی ہیں:

1. یہ کتاب اپنے معانی، مقاصد، قصص اور تشریعات وغیرہ جمیع مشمولات میں کامل ہے، جس میں نقص و تضاد کی کوئی گنجائش نہیں۔
2. جو کوئی بھی اس کتاب میں گہری نظر ڈالے، تو اس کے من جانب اللہ ہونے میں کوئی شبہ نہیں رہے گا۔
3. یہ کتاب ایسے مؤمنین متقین کے لیے ہدایت وارشاد کا مصدر ہے جو اوامر و نواہی کا لحاظ رکھتے ہیں، اور یہی لوگ اس سے صحیح طور پر منتفع ہونے والے ہیں۔[24]

﴿الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ۔﴾[25]

جو غیب پر ایمان لاتے اور آداب کے ساتھ نماز پڑھتے، اور جو کچھ ہم نے ان کو عطا فرمایا ہے خرچ کرتے ہیں۔

یہاں اللہ تعالیٰ متقین کی ان چار صفات کا ذکر فرما رہے ہیں، جو صحیح معنوں میں قرآن سے نفع اٹھانے کے اہل ہیں۔

1. ان میں سے پہلی خوبی ان مغیبات پر ایمان اور تصدیق ہے جن کی قرآن نے خبر دی ہے، یعنی بعث، جنت، نار وغیرہ۔[26]
2. دوسری صفت یہ ہے کہ وہ نماز کو علی وجہ الکمال ادا کرتے ہیں، یعنی اس کی شرائط وآداب کو ملحوظ خاطر رکھ کر نماز ادا کرتے ہیں۔
3. پھر تیسری صفت ان کی یہ بیان ہوئی کہ وہ نیک نیتی اور اخلاص کے ساتھ اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔[27]

علامہ خازن نے اس آیت کی تفسیر ضمن میں حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کا یہ قول نقل فرمایا ہے؛ عبد الرحمٰن بن یزید کہتے ہیں کہ ہم حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کے پاس بیٹھے تھے۔ ہم نے اصحاب محمد ﷺ اور ان کی سبقت کا تذکرہ کیا تو حضرت عبد اللہ بن عباسؓ نے فرمایا کہ بلا شبہ محمد ﷺ کا معاملہ ہمارے درمیان ان لوگوں کے لیے باعث فخر ہے جنہوں نے آپ ﷺ کا حال دیکھا ہے۔ لیکن قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں اس شخص کے ایمان سے افضل کسی کا ایمان نہیں جو بالغیب ایمان لایا۔ پھر قرآن کی آیت الم ذٰلِكَ

21 Al-Zuhielī, al-Tafsīr-ul-Munīr, V. 1, P. 78
22 Khazin, Ala-ul-Din Ali, Lubab-ul-Taweel Fee Maan-il-Tanzeel, Dar-ul-Kutub-il-Ilmia, Beirut, 1st E.D., 1415 AH, P. 22-23
23 Qur'ān 2: 2
24 Al-Zuhielī, al-Tafsīr-ul-Munīr, V. 1, P. 79
25 Qur'ān 2: 3
26 Al-Zuhielī, al-Tafsīr-ul-Munīr, V. 1, P. 79
27 Ibid

الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ... وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ تک تلاوت فرمائی۔اور یقیمون الصَّلَاةَ کا مفہوم بیان کیا کہ ایسے لوگ جو نماز کو اس کے حدود وقیود کے ساتھ وقت پر ہمیشہ ادا کرتے ہیں، ارکان کی تکمیل کرتے ہیں اور نماز کی حفاظت کرتے ہیں کہ کہیں اس کے فرائض، سنن اور آداب میں کوئی خلل نہ آجائے۔[28]

﴿وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ﴾ [29]

اور جو کتاب (اے محمد) تم پر نازل ہوئی اور جو کتابیں تم سے پہلے (پیغمبروں پر) نازل ہوئیں سب پر ایمان لاتے اور آخرت کا یقین رکھتے ہیں۔

4. متقین کی چوتھی صفت یہ ہے کہ وہ اس تمام تر وحی کی تصدیق کرتے ہیں جو محمد ﷺ پر نازل کی گئی اور وہ وحی جو سابقہ انبیاومرسلین پر (توراۃ، زبور، انجیل اور دیگر صحائف کی شکل میں) نازل کی گئی، اس کے ساتھ وہ آخرت کے جملہ امور پر بھی پختہ یقین رکھتے ہیں، جیسے اجسام وارواح کا اکٹھا قبور سے اٹھنا، حساب، میزان، صراط، جنت اور نار وغیرہ۔[30]

﴿أُولَئِكَ عَلَى هُدًى مِنْ رَبِّهِمْ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾ [31]

یہی لوگ اپنے پروردگار (کی طرف) سے ہدایت پر ہیں اور یہی نجات پانے والے ہیں۔

اس آیت میں ان لوگوں کی شان کا ذکر ہے جو مذکورہ بالا صفات سے متصف ہیں۔ایسے لوگ خدا کی طرف سے ایک مقام ومرتبہ پر فائز ہیں، جو کہ عین ہدایت اور روشنی ہے۔اور یہی لوگ دائمی جنتوں میں عالی مراتب پر ہوں گے۔[32]

5.6 فقہ الحیاۃ والاحکام

علامہ زحیلیؒ تفسیر کے تمام مذکورہ مراحل کی تکمیل کے بعد قرآنی آیات میں مذکور عملی زندگی سے متعلق احکام ومسائل بیان کرنے کا بھی اہتمام فرماتے ہیں۔ مثلاً سورۃ البقرہ کی مندرجہ بالا آیات کی روشنی میں احکام ومسائل بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ مذکورہ صفات اہل ایمان کی پوری اسلامی زندگی میں قانون اور منہاج کے طور پر راسخ ہونی چاہئیں۔کامل ایمان ہر اس مخفی وظاہر پر ایمان ہے جس کی قرآن نے خبر دی ہے اور دلیل سلیم اس کی طرف راہنمائی کرتی ہے۔اور ایمان وہ مقبول ہے جو مقرون بالعمل ہو، ان آیات میں بھی ایمان کو مقرون بالاعمال قرار دیا گیا ہے، اور وہ اعمال فرض نماز کا قیام، خدا کی راہ میں انفاق، فقراومساکین کی اعانت، نفلی صدقات، اولاد واہل خانہ کے واجبی اخراجات وغیرہ سب اعمال مطلوبہ ہیں۔ نیز ان آیات سے یہ بھی مفہوم ہوتا ہے کہ اجمالی اور تفصیلی دونوں طرح کا ایمان ضروری ہے، اجمالی جیسے ان آیت میں مذکور ہے اور تفصیلی یعنی قرآن کے ہر ہر امر وحکم پر ایمان۔[33]

6. التفسیر المنیر میں مآخذ سے استفادہ کا طریقہ کار

6.1 لفظ بہ لفظ استفادہ

علامہ وہبہ الزحیلی نے قرآن مجید کی آیت ﴿وَلَيَزِيدَنَّ كَثِيرًا مِنْهُمْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ طُغْيَانًا وَكُفْرًا﴾ [34] کی تفسیر کے ضمن میں تفسیر طبری کی روایت اس طرح ذکر کی ہے:

28 Khazin, Lubab-ul-Taweel, P. 24
29 Qur'ān 2: 4
30 Al-Zuhielī, al-Tafsīr-ul-Munīr, V. 1, P. 79
31 Qur'ān 2: 5
32 Al-Zuhielī, al-Tafsīr-ul-Munīr, V. 1, P. 79
33 Ibid, V. 1, P. 80
34 Qur'ān 5: 64

[روی الطبریؒ عن قتادة قال فی آیة: وَلَيَزِيدَنَّ.. حملهم حسد محمد صلّى الله عليه وسلّم والعرب على أن كفروا به، وهم يجدونه مكتوبا عندهم.] [35] اور تفسیر طبری کی اصل روایت بھی اسی طرح ہے۔ [36]

ایک دوسرے مقام پر صاحب تفسیر منیر فرماتے ہیں: "إِنَّهُمُ اتَّخَذُوا الشَّيَاطِينَ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ اللَّهِ قال ابن جرير الطبریؒ: وهذا من أبين الدلالة على خطأ من زعم أن الله لا يعذب أحدا على معصية ركبها، أو ضلالة اعتقدها، إلا أن يأتيها بعد علم منه بصواب وجهها، فيركبها عنادا منه لربه فيها لأنه لو كان كذلك، لم يكن بين فريق الضلالة الذیؒ ضلّ، وهو يحسب أنه مهتد، وفريق الهدى فرق، وقد فرق الله تعالى بين أسمائهما وأحكامهما في هذه الآية۔" [37] امام ابن جریر طبری کا قول بعینہ انہی الفاظ کے ساتھ تفسیر طبری میں موجود ہے۔[38]

ان مثالوں سے معلوم ہوتا ہے کہ التفسیر المنیر میں تفسیر طبری سے لی گئی روایات درست ہیں۔ دونوں تفاسیر عربی میں ہیں، اس لیے متن میں آیت کے اختصار کے علاوہ کوئی کمی بیشی نظر نہیں آتی۔ تفسیر طبری میں روایات پوری سند کے ساتھ بیان کی گئی ہیں، جبکہ التفسیر المنیر میں روایات صرف آخری راوی کا نام لے کر بیان کی گئی ہیں۔ نیز یہ کہ التفسیر المنیر کی روایات تفسیر طبری کی روایات کی تجرید ہیں، یعنی متن میں تو کوئی تبدیلی نہیں، ہاں البتہ سند کے باقی رواۃ کو ترک کر کے صرف آخری راوی کا نام لے کر روایات لی گئی ہیں۔

6.2. معنوی استفادہ

علامہ وہبہ زحیلی قرآن پاک کی آیت: ﴿إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا لَسْتَ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ﴾ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "قال ابن كثير: والظاهر ان الاية عامة في كل من فارق دين الله وكان مخالفا له۔"[39] جبکہ تفسیر ابن کثیر میں مذکورہ آیت کی تفسیر کے حوالے سے متعدد احادیث واقوال بیان کیے گئے ہیں[40]، جن سے علامہ زحیلی کی بات مفہومی طور پر تو ثابت ہوتی ہے، مگر من وعن لفظ موجود نہیں ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ علامہ زحیلی نے اپنی تفسیر میں دیگر مآخذ سے معنوی طور پر بھی استفادہ فرمایا ہے۔

6.3. اشارۃ استفادہ

بعض مقامات پر اصل مصدر میں موجود رائے کو لفظا یا معنا بیان کرنے کے بجائے اس کی طرف اشارہ فرماتے ہیں، جیسے سورۃ الدخان کی آیت 16 کی تفسیر کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں: "والظاهر كما رجّح ابن جرير الطبري وابن كثير أن ذلك يوم القيامة۔"[41] مذکورہ مثال مآخذ سے اشارۃ استفادہ کا واضح ثبوت ہے۔

---

35 Al-Zuhielī, al-Tafsīr-ul-Munīr, V. 3, P. 608
36 Al-Tabrī, Abu Ja'far Mohammad bin Jarīr, Jami-ul-Bayān an T'awīl Aai-il-Qur'ān, Dar-o-Hijr Research Academy, 1st E.D., 2001, V. 10, P. 457
37 Al-Zuhielī, al-Tafsīr-ul-Munīr, V. 4, P. 179-80
38 Al-Tabrī, Jami-ul-Bayan, V. 10, P. 149
39 Al-Zuhielī, al-Tafsīr-ul-Munīr, V. 8, P. 116
40 Ibn-e-Kasīr, Abu-al-Fida Ismā'īl bin Umar, Tafseeīr-ul-Qur'ān-il-Azīm, Dar-o-Tayba, Riyadh, 2nd E. D., 1999, V. 3, P. 376-77
41 Al-Zuhielī, al-Tafsīr-ul-Munīr, V. 13, P. 179-80

7. حاصلات بحث

- شیخ زحیلی کی تصنیف کردہ سترہ جلدوں پر مشتمل فقہی اور احکامی نوعیت کی نہایت اہم تفسیر ہے۔
- یہ تفسیر متعدد دیگر تفاسیر پر اہم مقدمے کی وجہ سے فوقیت کی حامل ہے۔اس مقدمے میں قرآن سے متعلق ضروری معارف پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ مقدمہ میں معرفت قرآن، اسباب نزول، جمع وتدوین قرآن، عثمانی رسم الخط، سبعۃ احرف، قرآنی قراءات، قرآن کے معجزہ ہونے کے دلائل، قرآن کی زبان کے خدوخال، دیگر زبانوں میں قرآنی تراجم کا صواب وخطا، وغیرہ پر سیر حاصل گفتگو کی گئی ہے۔
- قرآن کریم کی تفسیر کرتے ہوئے شیخ زحیلی سورتوں کی وجہ تسمیہ، اجمالی طور پر سورت کے موضوعات، سورت کے فضائل اور اسباب نزول بیان کرنے کا اہتمام فرماتے ہیں۔
- نحوی ترکیب میں آپ کا ایک منفرد انداز ہے، جس میں وہ آیت کی مختلف تراکیب بیان کرتے ہیں۔
- آیات قرآنی کے انفرادی عنوانات اور ایک سے زائد موضوعات پر مشتمل آیات کے متعدد عنوانات تجویز کرنا آپ کا حسین تفرد ہے ۔
- انبیاء کرام کے واقعات اور اسلامی اہم احداث پر مستند کتب کے حوالوں سے روشنی ڈالتے ہیں۔
- روایتی تفاسیر سے ہٹ کر اس تفسیر میں قرآن پاک کے ثقافتی، معاشرتی، معاشی اور سیاسی پہلوؤں کو نہایت عمدہ انداز میں بیان کیا ہے۔
- قرآن، حدیث، سیرت، فقہ، لغت اور تفسیر کی دیگر کتب سے لفظی، معنوی اور اشاری ہر طرح سے اس کثرت سے استفادہ کیا گیا ہے۔

قرآن پاک کی یہ تفسیر بھٹکے ہوئے افراد کے لیے منزل کا نشان، صراط مستقیم کے راہیوں کے لیے زاد راہ اور منزل مقصود کے باسیوں کے لیے ڈگمگانے سے بچنے کا سہارا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ امت مسلمہ انفرادی واجتماعی طور پر قرآن کریم سے اپنے تعلق کو مضبوط کرے، تاکہ یہ امت مرحومہ دنیاوآخرت میں کامیابی کی معراج کو پہنچ سکے۔

This work is licensed under an Attribution-ShareAlike 4.0 International (CC BY-SA 4.0)